سوال

(928)استماع۔ سماع۔ انصات۔ سکوت میں فرق

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

استماع۔ اسماع۔ انصات۔ سکوت میں کیا فرق ہے۔ اوران کا حقیقی ومجازی کیا معنی ہے نیز فاستمعوا کے ہوتے ہوئے انصتوا کا کیا فائدہ ہے۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

استماع یہ ہے کہ انسان کسی چیز کو خوب اچھی طرح کان لگا کر سنے یعنی پوری توجہ اور قصد کے ساتھ اس لیے استماع اور سماع میں فرق کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

«الاول (الاستماع) یقال لما کان یقصد لانہ لایکون الا بالاصغاء وہو المیل والسماع یکون بقصد ودونہ»

اس کے بعد سماع کی تعریف ان لفظوں میں بھی کی گئی ہے۔ « کل مایستلذ الانسان من صوت طیب» مگر استماع کے لیے مستمع کا خاموش رہنا ضروری نہیں ہے۔ اورانصات کے لیے توجہ کے ساتھ سننا اور اس کے ساتھ خاموش رہنا ضروری ہے چنانچہ لغت میں ہے « نصت نصتا وانصت لہ سکت مستمعا لحدیثہ» یعنی کسی بات کو خاموش رہ کر سننا اس کا نام انصات ہے۔ کفار قرآن سنتے تو شور مچاتے کہ دل پر اس کا اثر نہ پڑجائے اس لیے استمعوا کے بعد انصتوا کا اضافہ کیا گیا۔ یعنی شوروغل نہ کرو ممکن ہے کہ تم پر رحمت کی جائے۔ قرآن مجید کو سنتے ہوئے خاموش رہو۔ یعنی چپ چاپ سنوگے تو بہت ممکن ہے کہ ہدایت پاکر اللہ تعالی کی رحمت میں داخل ہوجاؤ۔ سورہ احقاف میں جنات کا ذکر کرتے ہوئے کہا گیا ہے :

وَاِذ صَرَف نَآاِلَیہ کَ نَفَرًامِّنَ ا جِنِّ یَسہ تَمِعُونَ ا قُر ءَانَ فَلَمَّا حَضَرُوہُ قَالُوٓااَنصِتُوا -- سورة الاحقاف 29

’’اور یاد کرو! جبکہ ہم نے جنوں کی ایک جماعت کو تیری طرف متوجہ کیا کہ وہ قرآن سنیں، پس جب (نبی کے) پاس پہنچ گئے تو (ایک دوسرے سے) کہنے لگے خاموش ہوجاؤ،‘‘

اس مقام پر بھی استماع کے بعد انصات کا اضافہ ہے کہ محض استماع کا لفظ انصات کے مقصد کے واضح نہیں کرتا۔ حدیث میں آتا ہے :

«واذا قلت لصاحبک یوم الجمعة انصت فقد لغوت»

یعنی امام خطبہ پڑھ رہا ہو اس وقت اگر تو نے اپنے ساتھی کو کہا کہ خاموش رہو تو تو نے لغو حرکت کی ہے

یہاں بھی انصات کو غیر کی بات سننے کے موقعہ پر خاموش رہنے کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔

لفظ سکوت کا وہاں استعمال ہوتا ہے جہاں خود اپنی بات سے اپنے آپ خاموش رہنا ہو۔ اس لیے محاورہ میں کہا جاتا ہے کہ : ''تتکلم الرجل ثم سکت،، یعنی کلام کرکے خاموش ہوگیا۔ ''فاذا انقطع کلامہ فلم یتکلم او افحم قلت اسکت،، یعنی بول کر چپ ہوگیا۔ اب بول نہیں سکتا منہ بند کردیا گیا۔ ایسے موقع پر اس کا استعمال باب افعال سے کیا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تکبیر کے بعد چپ ہوکر دعا افتتاح پڑھنے کو سکوت اسکات سے تعبیر کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ «کان یسکت بین التکبیر وبین القراۃ» پھر کہتے ہیں۔ یا رسول اللہ! «اسکاتک بین التکبیر والقراۃ»۔ ان مقاموں میں انصات کا لفظ نہیں آیا۔ لفظ انصات کے معنی سے یہ بھی معلوم ہوگیا کہ جو لوگ سری نمازمیں بھی قراۃ مقتدی کو اس آیت سے منع کرتے ہیں وہ اصطلاح عرب سے ناواقف ہیں۔ ''کائنا من کان،، کیونکہ انصات اس سکوت کو کہتے ہیں جو کسی کے کلام کو سننے کے لیے کیا جائے۔ اور سکوت کا مجازی معنی آہستہ کلام پر آتا ہے۔ جیسا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے ابھی معلوم ہو چکا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا باستر (آہستہ) کو سکوت سے تعبیر کیا۔

وباللہ التوفیق

قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل

جلد01